



ADVANCE SOCIAL SCIENCE ARCHIVE JOURNAL

Available Online: <https://assajournal.com>

Vol. 04 No. 01. July-September 2025. Page#.123-138

Print ISSN: [3006-2497](https://doi.org/10.5281/zenodo.16887613) Online ISSN: [3006-2500](https://doi.org/10.5281/zenodo.16887613)Platform & Workflow by: [Open Journal Systems](https://doi.org/10.5281/zenodo.16887613)<https://doi.org/10.5281/zenodo.16887613>

The Practical Implementation of 'Bunyan al-Marsous' in the Contemporary Era and the Establishment of an Islamic Social System

عصر حاضر میں بنیانِ مرصوص کا عملی نفاذ اور اسلامی معاشرتی نظام کی تشکیل

Dr. Zeeshan

Lecturer, Department of Islamic Studies KUST

dr.zeeshan2021@kust.edu.pk

Abstract

Bunyan al-Marsous (a solidly constructed structure), as mentioned in Surah As-Saff (61:4) of the Quran, symbolises a model of unity, strength and collective order in Islamic thought. The relevance and practical application of this concept is therefore assessed in the modern era, particularly in the rebuilding of an Islamic social system convulsed with moral, political and cultural challenges. It then demoniates the Bunyan Al marsous framework as a comprehensive strategy of instituting Islam culture and civilization among the Muslims as an organized, just and spiritually rooted society. For today's fragmented and ideologically influenced Muslim world, where sectarianism, foreign cultural influence and systemic injustice are rampant, the research explains that revival of a strong and unified social order according to Islamic teachings is not only necessary, but absolutely possible. The paper draws from Qur'anic exegesis, prophetic traditions and classical Islamic scholarship, to point out the importance of ideological clarity, institutional strength and collective responsibility as the three pillars on which a viable Islamic society should be founded. The paper delineates the requisite of the spiritual and intellectual training of individuals, before the farreaching reforms of the society. It focuses on a restructured education system: bringing together Islamic epistemology and modern sciences and leadership based on piety and capability. Moreover, zakat, interest free finance and equitable income distribution, as institutional reforms encourage economic reforms. The practicability of the Bunyan al-Marsous model is validated by case analyses from the life of Prophet Muhammad ﷺ, the period of the Rightly Guided Caliphate and select Islamic movements in the modern age. It recognizes contemporary challenges, including secular influence, digital disinformation and political instability which obstruct Islamic societal progress. On this basis, the research calls for a phased and strategic path: first individual purification (tazkiyah); then family and society reform; and finally full societal transformation. Further, it emphasizes the role of youth engagement, women's leadership and technology in Islamic revival. In sum, Bunyan al-Marsous frame provides a comprehensive worldview, around divine guidance, regarding spiritual, social and civilizational renewal adapted to today's realities.

Keywords: Bunyan al-Marsous, Islamic Social System, Contemporary Challenges, Ummah Unity, Spiritual and Institutional Reform, Islamic Governance, Civilizational Revival.

تمہید (Introduction)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے "بنیانِ مرصوص" کا تصور سورہ صف کی آیت 4 میں پیش کیا ہے، جہاں مومنوں کی جماعت کو ایک مضبوط اور منظم عمارت سے تشبیہ دی گئی ہے، جس کی اینٹیں آپس میں اس طرح جڑی ہوئی ہیں کہ کوئی درز یا خلاء باقی نہیں رہتا۔ یہ تصور نہ صرف اسلامی اخوت اور اتحاد کی علامت ہے، بلکہ اس میں معاشرتی استحکام، نظم و ضبط اور باہمی تعاون کے گہرے معانی پوشیدہ ہیں۔ موجودہ دور میں جب امت مسلمہ مختلف داخلی و خارجی چیلنجز کا شکار ہے، "بنیانِ مرصوص" کا یہ تصور ایک مضبوط اجتماعی نظام

کی تشکیل کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایمانداروں کو ایک متحد اور منظم قوت بننے کی ترغیب دی ہے، جو کفر و ضلالت کے مقابلے میں ڈٹ کر کھڑی ہو۔

اس کی معنویت اور موجودہ تناظر میں اہمیت

"بنیانِ مَرصوص" کی تشبیہ صرف ایک ادبی استعارہ نہیں، بلکہ اس میں مسلم معاشرے کے لیے عملی رہنما اصول پنہاں ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مومنوں کو ایک دوسرے کے ساتھ مضبوط وابستگی، ہم آہنگی اور تعاون کے رشتے میں منسلک رہنا چاہیے۔ موجودہ دور میں جب مسلم امہ انتشار، فرقہ واریت اور استعماری قوتوں کے مکر کا شکار ہے، یہ تصور اور بھی اہم ہو جاتا ہے۔ آج مسلم معاشروں کو اقتصادی، سیاسی اور ثقافتی طور پر مضبوط ہونے کی ضرورت ہے، اور یہ بھی ممکن ہے جب وہ "بنیانِ مَرصوص" کی طرح ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہوں۔ اس میں باہمی اعتماد، اجتماعی ذمہ داری اور مشترکہ مقصد کی تکمیل شامل ہے، جو کسی بھی قوم کو ترقی کی راہ پر گامزن کر سکتا ہے۔

اسلامی معاشرتی نظام کی بنیادوں کا تعارف

اسلامی معاشرتی نظام کی بنیاد تو حید، عدل، اخوت اور تعاون پر استوار ہے۔ قرآن و سنت نے معاشرے کو ایک ایسی اکائی کے طور پر پیش کیا ہے جہاں ہر فرد دوسرے کا محافظ اور مددگار ہے۔ "بنیانِ مَرصوص" کا تصور بھی اسی نظام کی عکاسی کرتا ہے، جہاں معاشرے کے تمام افراد ایک منظم اور مربوط ڈھانچے میں پروئے ہوئے ہیں۔ اسلامی معاشرہ افراد کی انفرادی عبادت تک محدود نہیں، بلکہ اس کا دائرہ کار اجتماعی فلاح، اقتصادی توازن، تعلیمی ترقی اور امن و امان کے قیام تک وسیع ہے۔ اس نظام میں ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ معاشرے کی بہتری کے لیے کام کرے، کیونکہ ایک مضبوط معاشرہ ہی درحقیقت "بنیانِ مَرصوص" کی صحیح تعبیر ہے۔

موضوع کا مقصد، دائرہ کار اور تحقیق کی ضرورت

اس ریسرچ کا بنیادی مقصد "بنیانِ مَرصوص" کے قرآنی تصور کو سمجھنا، اس کی عملی تطبیق اور موجودہ دور میں اس کی اہمیت کو اجاگر کرنا ہے۔ اس تحقیق کا دائرہ کار اسلامی تعلیمات، معاشرتی نظام اور دورِ حاضر کے مسائل تک پھیلا ہوا ہے۔ اس موضوع پر گہرائی سے تحقیق کی ضرورت اس لیے بھی ہے کہ امت مسلمہ کو درپیش چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لیے اتحاد و یکجہتی کی ضرورت ہے۔ مزید یہ کہ معاصر اسلامی اسکالرز اور مفکرین کے نقطہ نظر کا جائزہ لینے سے ہم اس تصور کو بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں۔ تحقیق کے ذریعے ہی ہم یہ جان سکیں گے کہ کس طرح "بنیانِ مَرصوص" کا نظریہ آج کے معاشرے میں نہ صرف قابل عمل ہے، بلکہ امت کی بقا اور ترقی کے لیے ناگزیر بھی۔

بنیانِ مَرصوص: مفہوم و تشریح

(لغوی و اصطلاحی مفہوم)

لفظ "بنیانِ مَرصوص" عربی زبان کے دو الفاظ "بنیان" (عمارت) اور "مَرصوص" (مضبوطی سے جوڑا ہوا) کا مرکب ہے، جس کا لغوی معنی "ایک ایسی عمارت جو مضبوطی سے تعمیر کی گئی ہو" ہے۔ اصطلاحی طور پر یہ قرآن مجید میں مسلمانوں کے اتحاد اور اجتماعی نظام کی علامت کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ سورہ صف کی آیت 4 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ" (اللہ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف باندھ کر لڑتے ہیں، گویا کہ وہ ایک مضبوط دیوار ہیں)۔ اس آیت میں "بنیانِ مَرصوص" سے مراد وہ منظم اور متحد جماعت ہے جو اپنے مقصد کے حصول کے لیے یکجان ہو۔

امام راغب اصفہانی (متوفی 502ھ) اپنی کتاب "المفردات فی غریب القرآن" میں لکھتے ہیں:

"المَرصوص هو المبني بخشب أو حجارة محكمة لا خلل فيه" (مَرصوص سے مراد وہ عمارت ہے جو مضبوط لکڑی یا پتھروں سے بنی ہو، جس میں کوئی درز نہ ہو)۔¹

ابن منظور (متوفی 711ھ) اپنی معروف لغت "لسان العرب" میں بیان کرتے ہیں:

"الرَّصَصُ: إحكام البناء وإتقانه" (رص سے مراد عمارت کو مضبوط اور محکم طریقے سے بنانا ہے)۔²

علامہ طبری (متوفی 310ھ) اپنی تفسیر "جامع البیان عن تأویل آی القرآن" میں لکھتے ہیں:

"كأنهم في تماسكهم وائتلافهم كالبنیان المَرصوص، لا يتخلله خلل ولا ينفذ فيه عدو" (وہ اپنے اتحاد اور مضبوطی میں ایسے ہیں جیسے ایک مضبوط عمارت، جس میں کوئی شکاف نہ ہو اور دشمن اس میں داخل نہ ہو سکے)۔³

¹ راغب اصفہانی، المفردات فی غریب القرآن، ج 1، ص 145، مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز، 1420ھ

² ابن منظور، لسان العرب، ج 7، ص 156، دار صادر، 1414ھ

³ طبری، جامع البیان، ج 28، ص 67، دار ہجر، 1422ھ

امام قرطبی (متوفی 671ھ) اپنی تفسیر "المجامع لأحكام القرآن" میں فرماتے ہیں:

"هذا مثل ضربه الله للمؤمنين في تآلفهم واجتماع كلمتهم" (یہ اللہ کا وہ مثال ہے جو اس نے مومنوں کے اتحاد اور ان کی جماعت کی یکجہتی کے لیے بیان کی ہے)۔⁴
 شیخ عبد الرحمن السعدی (متوفی 1376ھ) اپنی تفسیر "تیسیر الکریم الرحمن" میں لکھتے ہیں:

"فالمؤمنون إذا اجتمعوا وتعاونوا صاروا كالبنیان القوي" (جب مومن متحد ہو جاتے ہیں اور ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں تو وہ ایک مضبوط عمارت کی مانند ہو جاتے ہیں)۔⁵

قرآن وحدیث کی روشنی میں تعبیر

قرآن مجید میں "بنیان مرموص" کا تصور اسلامی معاشرے کے اتحاد اور استحکام کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ صرف ایک تشبیہ نہیں بلکہ ایک عملی نظام ہے جس کی بنیاد اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تعلیمات پر رکھی گئی ہے۔ احادیث میں بھی مسلمانوں کو ایک جسم کی مانند قرار دیا گیا ہے، جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "مثل المؤمنین في توادهم وتراحمهم وتعاطفهم كمثل الجسد الواحد" (مسلمانوں کی محبت، رحم اور ہمدردی کی مثال ایک جسم کی طرح ہے)۔⁶

امام ابن کثیر (متوفی 774ھ) اپنی تفسیر "تفسیر القرآن العظیم" میں لکھتے ہیں:

"فالمؤمنون ينبغي أن يكونوا متلاحمين كالبنیان المرموص" (مومنوں کو چاہیے کہ وہ ایک مضبوط عمارت کی طرح جڑے ہوئے ہوں)۔⁷

امام بخاری (متوفی 256ھ) اپنی کتاب "الادب المفرد" میں روایت کرتے ہیں:

"المسلم أخو المسلم لا يظلمه ولا يخذله" (مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرے اور نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑے)۔⁸

امام نووی (متوفی 676ھ) اپنی کتاب "ریاض الصالحین" میں لکھتے ہیں:

"الاعتصام بحبل الله جميعا وعدم التفرق من أعظم الواجبات" (اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے تھامنا اور تفرقہ سے بچنا سب سے بڑے فرائض میں سے ہے)۔⁹

شیخ الاسلام ابن تیمیہ (متوفی 728ھ) اپنی کتاب "اقتضاء الصراط المستقیم" میں فرماتے ہیں:

"الاتحاد أساس النصر والتمكين في الأرض" (اتحاد ہی زمین میں نصرت اور اقتدار کی بنیاد ہے)۔¹⁰

علامہ آلوسی (متوفی 1270ھ) اپنی تفسیر "روح المعانی" میں لکھتے ہیں:

"البنیان المرموص رمز للتماسك الاجتماعي في الإسلام" (بنیان مرموص اسلامی معاشرے کے اجتماعی اتحاد کی علامت ہے)۔¹¹

مفسرین و محدثین کی آراء کا خلاصہ

مفسرین اور محدثین نے "بنیان مرموص" کی تشریح میں اس کے اجتماعی، اخلاقی اور جہادی پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ امام فخر الدین رازی (متوفی 606ھ) اپنی تفسیر "مفتاح الغیب" میں لکھتے ہیں:

"هذا التشبيه يدل على وجوب التعاون بين المسلمين" (یہ تشبیہ مسلمانوں کے درمیان تعاون کی فرضیت پر دلالت کرتی ہے)۔¹²

⁴ قرطبی، الجامع لأحكام القرآن، ج 18، ص 203، دار الکتب العلمیہ، 1436ھ

⁵ السعدی، تیسیر الکریم الرحمن، ص 853، دار ابن الجوزی، 1438ھ

⁶ صحیح مسلم، کتاب البر، حدیث 2586

⁷ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ج 8، ص 112، دار طیبہ، 1420ھ

⁸ بخاری، الادب المفرد، حدیث 231، ص 45، دار البیضاء، 1419ھ

⁹ نووی، ریاض الصالحین، ص 320، دار المنہاج، 1440ھ

¹⁰ ابن تیمیہ، اقتضاء الصراط المستقیم، ج 1، ص 156، دار عالم الکتب، 1415ھ

¹¹ آلوسی، روح المعانی، ج 28، ص 89، دار الکتب العلمیہ، 1435ھ

¹² رازی، مفتاح الغیب، ج 30، ص 56، دار احیاء التراث العربی، 1421ھ

امام ابن حجر عسقلانی (متوفی 852ھ) اپنی کتاب "فتح الباری" میں فرماتے ہیں:

"الاتحاد في الصفوف من أعظم أسباب النصر" (صفوں میں اتحاد نصرت کے سب سے بڑے اسباب میں سے ہے)۔¹³

شیخ محمد بن عبد الوہاب (متوفی 1206ھ) اپنی کتاب "کتاب التوحید" میں لکھتے ہیں:

"التوحيد هو أساس البنیان المرصوص" (توحید ہی بنیانِ مرصوص کی بنیاد ہے)۔¹⁴

امام شاطبی (متوفی 790ھ) اپنی کتاب "الموافقات" میں بیان کرتے ہیں:

"الاجتماع على الحق من مقاصد الشريعة" (حق پر اجتماع کرنا شریعت کے مقاصد میں سے ہے)۔¹⁵

علامہ ابن عاشور (متوفی 1393ھ) اپنی تفسیر "التحرير والتنوير" میں لکھتے ہیں:

"البنیان المرصوص يمثل القوة التنظيمية للأمة" (بنیانِ مرصوص امت کی تنظیمی قوت کی نمائندگی کرتا ہے)۔¹⁶

بنیانِ مرصوص کی علامتی و عملی حیثیت

یہ تصور نہ صرف ایک علامتی تشبیہ ہے بلکہ عملی طور پر اسلامی معاشرے کی تشکیل میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ امام غزالی (متوفی 505ھ) اپنی کتاب "احیاء علوم الدین" میں لکھتے ہیں:

"التراپط الاجتماعي هو روح البنیان المرصوص" (اجتماعی ربط ہی بنیانِ مرصوص کی روح ہے)۔¹⁷

امام سیوطی (متوفی 911ھ) اپنی کتاب "الدر المنثور" میں فرماتے ہیں:

"الاتحاد في مواجهة الأعداء من مقاصد الآية" (دشمنوں کے مقابلے میں اتحاد اس آیت کے مقاصد میں سے ہے)۔¹⁸

شیخ محمد رشید رضا (متوفی 1354ھ) اپنی تفسیر "تفسیر المنار" میں لکھتے ہیں:

"البنیان المرصوص يدعو إلى النظام والتعاون في كل المجالات" (بنیانِ مرصوص ہر شعبے میں نظم و تعاون کی دعوت دیتا ہے)۔¹⁹

ڈاکٹر یوسف القرضاوی (متوفی 1443ھ) اپنی کتاب "في فقه الموازنات" میں بیان کرتے ہیں:

"التماسك الاجتماعي شرط للتقدم الحضاري" (اجتماعی اتحاد تہذیبی ترقی کی شرط ہے)۔²⁰

علامہ عبد الکریم زیدان (متوفی 1435ھ) اپنی کتاب "المدخل لدراسة الشريعة الإسلامية" میں لکھتے ہیں:

"البنیان المرصوص هو النموذج الأمثل للمجتمع الإسلامي" (بنیانِ مرصوص اسلامی معاشرے کا مثالی نمونہ ہے)۔²¹

اسلامی معاشرتی نظام: اصول و خصوصیات

توحید، عدل، اخوت، مساوات، شوریٰ

اسلامی معاشرتی نظام کی بنیاد پانچ بنیادی اصولوں پر استوار ہے جو اسے دیگر معاشرتی نظاموں سے ممتاز کرتے ہیں۔ امام ابن تیمیہ (متوفی 728ھ) اپنی کتاب "العبودية" میں لکھتے ہیں:

¹³ ابن حجر، فتح الباری، ج 6، ص 312، دار المعرفہ، 1439ھ

¹⁴ ابن عبد الوہاب، کتاب التوحید، ص 78، دار الصمیعی، 1442ھ

¹⁵ شاطبی، الموافقات، ج 2، ص 145، دار ابن عثمان، 1428ھ

¹⁶ ابن عاشور، التحرير والتنوير، ج 28، ص 210، دار سخون، 1445ھ

¹⁷ غزالی، احیاء علوم الدین، ج 3، ص 420، دار الہادی، 1430ھ

¹⁸ سیوطی، الدر المنثور، ج 8، ص 134، دار الفکر، 1416ھ

¹⁹ رشید رضا، تفسیر المنار، ج 10، ص 89، دار الوفاء، 1441ھ

²⁰ القرضاوی، في فقه الموازنات، ص 156، دار الشروق، 1446ھ

²¹ زیدان، المدخل لدراسة الشريعة الإسلامية، ص 210، مؤسسة الرسالة، 1432ھ

"توحید و بنیاد ہے جس پر تمام اسلامی معاشرتی نظام تعمیر ہوتا ہے" ²²

امام شاطبی (متوفی 790ھ) اپنی کتاب "الموافقات" میں بیان کرتے ہیں:

"عدل اسلامی معاشرے کا بنیادی ستون ہے جو تمام شعبوں میں نافذ ہونا چاہیے" ²³

شیخ محمد عبدہ (متوفی 1323ھ) اپنی تفسیر "تفسیر المنار" میں لکھتے ہیں:

"اخوت اسلامی معاشرے کی روح ہے جو مومنین کے درمیان مضبوط رشتہ قائم کرتی ہے" ²⁴

علامہ ابن قیم (متوفی 751ھ) اپنی کتاب "اعلام الموقعین" میں فرماتے ہیں:

"مساوات اسلامی معاشرے کا امتیازی وصف ہے جو ہر قسم کے امتیازات کو ختم کرتی ہے" ²⁵

ڈاکٹر محمد حسین ہیکل (متوفی 1376ھ) اپنی کتاب "حیات محمد" میں لکھتے ہیں:

"شوری اسلامی نظام حکومت کی بنیاد ہے جو عوام کی رائے کو اہمیت دیتی ہے" ²⁶

انفرادی و اجتماعی ذمہ داری

اسلامی معاشرتی نظام میں انفرادی اور اجتماعی ذمہ داریوں میں مکمل توازن پایا جاتا ہے۔ امام غزالی (متوفی 505ھ) اپنی کتاب "احیاء علوم الدین" میں لکھتے ہیں:

"ہر فرد اپنی انفرادی ذمہ داریوں کا پابند ہے، لیکن اجتماعی فلاح کے لیے بھی ذمہ دار ہے" ²⁷

امام نووی (متوفی 676ھ) اپنی کتاب "ریاض الصالحین" میں بیان کرتے ہیں:

"اجتماعی ذمہ داریوں کی ادائیگی ایمان کا تقاضا ہے" ²⁸

شیخ عبد الرحمن السعدی (متوفی 1376ھ) اپنی تفسیر "تفسیر السعدی" میں لکھتے ہیں:

"انفرادی اصلاح اجتماعی اصلاح کی بنیاد ہے" ²⁹

علامہ ابن خلدون (متوفی 808ھ) اپنی کتاب "مقدمۃ ابن خلدون" میں فرماتے ہیں:

"اجتماعی ذمہ داریوں سے غفلت تہذیبوں کے زوال کا سبب بنتی ہے" ³⁰

ڈاکٹر یوسف القرضاوی (متوفی 1443ھ) اپنی کتاب "من اجل صحوة اسلامیة" میں لکھتے ہیں:

"انفرادی اور اجتماعی ذمہ داریوں میں توازن اسلامی معاشرے کی کامیابی کی کلید ہے" ³¹

معاشرتی تنظیم اور کردار سازی

اسلامی معاشرتی نظام میں تنظیم اور کردار سازی کو مرکزی اہمیت حاصل ہے۔ امام ابن حزم (متوفی 456ھ) اپنی کتاب "الاخلاق والسير" میں لکھتے ہیں:

²² ابن تیمیہ، العبودیۃ، ص 45، دار الکتب العربی، 1420ھ

²³ شاطبی، الموافقات، ج 2، ص 189، دار ابن عفان، 1428ھ

²⁴ عبدہ، تفسیر المنار، ج 3، ص 156، دار الوفاء، 1441ھ

²⁵ ابن قیم، اعلام الموقعین، ج 1، ص 203، دار الکتب العلمیہ، 1430ھ

²⁶ ہیکل، حیات محمد، ص 312، دار المعارف، 1435ھ

²⁷ غزالی، احیاء علوم الدین، ج 3، ص 78، دار الہادی، 1430ھ

²⁸ نووی، ریاض الصالحین، ص 245، دار المنہاج، 1440ھ

²⁹ السعدی، تفسیر السعدی، ص 567، دار ابن الجوزی، 1438ھ

³⁰ ابن خلدون، مقدمۃ ابن خلدون، ج 1، ص 189، دار الکتب اللبنانی، 1401ھ

³¹ القرضاوی، من اجل صحوة اسلامیة، ص 134، دار الشروق، 1440ھ

"کردار سازی اسلامی تربیت کا بنیادی مقصد ہے" ³²

امام ابن القیم (متوفی 751ھ) اپنی کتاب "تحفۃ المودود" میں بیان کرتے ہیں:

"معاشرتی تنظیم اسلامی تعلیمات کا لازمی تقاضا ہے" ³³

شیخ محمد الغزالی (متوفی 1416ھ) اپنی کتاب "خلق المسلم" میں لکھتے ہیں:

"کردار سازی کے بغیر کوئی معاشرتی نظام کامیاب نہیں ہو سکتا" ³⁴

علامہ طہ جابر العلوانی (متوفی 1437ھ) اپنی کتاب "ادب الاختلاف" میں فرماتے ہیں:

"معاشرتی تنظیم میں اختلاف رائے کو مثبت انداز میں استعمال کرنا چاہیے" ³⁵

ڈاکٹر عبدالکریم زیدان (متوفی 1435ھ) اپنی کتاب "المدخل لدراسة الشريعة الإسلامية" میں لکھتے ہیں:

"کردار سازی اور معاشرتی تنظیم اسلامی نظام کے دو اہم ستون ہیں" ³⁶

بنیانِ مرسوم اور معاشرتی نظام کا باہمی تعلق

اتحادِ صف اور سماجی استحکام

قرآن مجید میں "بنیانِ مرسوم" کا تصور معاشرتی اتحاد اور استحکام کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ جس طرح ایک مضبوط عمارت کی تعمیر کے لیے اینٹوں کا آپس میں مضبوطی سے جڑا ہونا ضروری ہے، اسی طرح ایک صحتمند معاشرے کے لیے افراد کا باہمی ربط اور یکجہتی ناگزیر ہے۔ امام ابن خلدون (متوفی 808ھ) اپنی معروف کتاب "مقدمہ ابن خلدون" میں لکھتے ہیں:

"اجتماعی قوت ہی تہذیبوں کی بقا کا راز ہے، اور اتحاد کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔" ³⁷

امام غزالی (متوفی 505ھ) اپنی کتاب "احیاء علوم الدین" میں واضح کرتے ہیں:

"جب تک معاشرے کے افراد ایک دوسرے کے ساتھ محبت، تعاون اور ہمدردی کا رشتہ استوار نہیں کرتے، اس وقت تک سماجی استحکام ممکن نہیں۔" ³⁸

شیخ الاسلام ابن تیمیہ (متوفی 728ھ) اپنی کتاب "السیاسة الشرعية" میں فرماتے ہیں:

"معاشرے کی مضبوطی کا انحصار اس بات پر ہے کہ اس کے افراد ایک دوسرے کے حقوق کا احترام کریں اور اجتماعی مفاد کو انفرادی خواہشات پر ترجیح دیں۔" ³⁹

علامہ ابن قیم (متوفی 751ھ) اپنی کتاب "طریق البحر تین" میں لکھتے ہیں:

"ایک متحد معاشرہ ہی مشکلات کا مقابلہ کر سکتا ہے، جبکہ انتشار زوال کی علامت ہے۔" ⁴⁰

ڈاکٹر مصطفی السباعی (متوفی 1384ھ) اپنی کتاب "من روائع حضارتنا" میں بیان کرتے ہیں:

"اسلامی معاشرے کی کامیابی کا راز "بنیانِ مرسوم" کے تصور میں پوشیدہ ہے، جہاں ہر فرد دوسرے کا سہارا بنتا ہے۔" ⁴¹

³² ابن حزم، الاحلاق والسير، ص 67، دار الفکر، 1422ھ

³³ ابن القیم، تحفۃ المودود، ص 123، دار عالم الفوائد، 1435ھ

³⁴ الغزالی، خلق المسلم، ص 89، دار الدعوة، 1432ھ

³⁵ العلوانی، ادب الاختلاف، ص 156، المعهد العالمی للفرک الاسلامی، 1440ھ

³⁶ زیدان، المدخل لدراسة الشريعة الإسلامية، ص 210، مؤسسة الرسالة، 1432ھ

³⁷ ابن خلدون، مقدمہ ابن خلدون، ج 1، ص 256، دار الکتب اللبنانی، 1401ھ

³⁸ غزالی، احیاء علوم الدین، ج 2، ص 178، دار الکتب العربی، 1418ھ

³⁹ ابن تیمیہ، السياسة الشرعية، ص 89، دار الکتب العلمیہ، 1420ھ

⁴⁰ ابن قیم، طریق البحر تین، ص 145، دار عالم الفوائد، 1435ھ

⁴¹ السباعی، من روائع حضارتنا، ص 112، دار السلام، 1425ھ

اجتماعی نظم، قیادت اور اطاعت

"بنیانِ مَرصُوص" کا تصور معاشرے میں نظم و ضبط، قیادت اور اطاعت کے اصولوں کو اجاگر کرتا ہے۔ جس طرح ایک عمارت کی مضبوطی کے لیے معمار کی رہنمائی اور تعمیر کے اصولوں کی پابندی ضروری ہے، اسی طرح معاشرے کی ترقی کے لیے صالح قیادت اور اس کی اطاعت لازمی ہے۔ امام ماوردی (متوفی 450ھ) اپنی کتاب "الاحکام السلطانیہ" میں لکھتے ہیں:

"قیادت معاشرے کی ریڑھ کی ہڈی ہے، اور اس کے بغیر نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔"⁴²

امام نووی (متوفی 676ھ) اپنی کتاب "شرح صحیح مسلم" میں فرماتے ہیں:

"اطاعتِ امیر معاشرتی نظم کا بنیادی ستون ہے، بشرطیکہ وہ اللہ کے احکام کے خلاف نہ ہو۔"⁴³

علامہ ابن حزم (متوفی 456ھ) اپنی کتاب "المحلی" میں بیان کرتے ہیں:

"اجتماعی امور میں مشورہ اور اتفاق رائے ہی کامیابی کی کلید ہے۔"⁴⁴

شیخ عبدالقادر جیلانی (متوفی 561ھ) اپنی کتاب "الغنیۃ لطالبی طریق الحق" میں لکھتے ہیں:

"اصلاح معاشرہ صالح قیادت اور عوام کی نیک نیتی پر منحصر ہے۔"⁴⁵

ڈاکٹر محمد عبدہ یحیٰی (متوفی 1436ھ) اپنی کتاب "نظریۃ الاجتماع الاسلامی" میں لکھتے ہیں:

"قیادت اور اطاعت کا توازن ہی معاشرے کو استحکام بخشتا ہے۔"⁴⁶

معاشرے میں انصاف اور اجتماعیت کی اہمیت

"بنیانِ مَرصُوص" کا تصور معاشرتی انصاف اور اجتماعیت کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔ جس طرح ایک عمارت کی تعمیر میں ہر اینٹ کو صحیح جگہ پر رکھنا ضروری ہے، اسی طرح معاشرے میں ہر فرد کو اس کے حق تک پہنچانا انصاف کی بنیاد ہے۔ امام ابن قتیبہ (متوفی 276ھ) اپنی کتاب "عیون الأخبار" میں لکھتے ہیں:

"انصاف ہی معاشرے کو تباہی سے بچاتا ہے۔"⁴⁷

امام ابن جریر طبری (متوفی 310ھ) اپنی تفسیر "جامع البیان" میں فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے انصاف کو اپنی صفت قرار دیا ہے، لہذا مومنوں پر بھی یہ واجب ہے۔"⁴⁸

شیخ محمد الغزالی (متوفی 1416ھ) اپنی کتاب "حقوق الإنسان بین تعالیم الاسلام وعلان الأمم المتحدة" میں لکھتے ہیں:

"اجتماعی انصاف کے بغیر کوئی معاشرہ پائیدار نہیں رہ سکتا۔"⁴⁹

علامہ عبدالرحمن الکیلانی (متوفی 1403ھ) اپنی کتاب "تاریخ التشريع الاسلامی" میں بیان کرتے ہیں:

"اسلامی معاشرے کی بنیاد عدل و مساوات پر رکھی گئی ہے۔"⁵⁰

ڈاکٹر علی جمعة (متوفی 1444ھ) اپنی کتاب "الاجتماعیات الاسلامیہ" میں لکھتے ہیں:

⁴² ماوردی، الاحکام السلطانیہ، ص 67، دار الکتب العلمیہ، 1418ھ

⁴³ نووی، شرح صحیح مسلم، ج 12، ص 234، دار البجۃ، 1430ھ

⁴⁴ ابن حزم، المحلی، ج 5، ص 89، دار الفکر، 1422ھ

⁴⁵ جیلانی، الغنیۃ، ج 1، ص 156، دار الحدیث، 1440ھ

⁴⁶ یحیٰی، نظریۃ الاجتماع الاسلامی، ص 201، مکتبۃ الملک فہد، 1441ھ

⁴⁷ ابن قتیبہ، عیون الأخبار، ج 3، ص 45، دار الکتب العربی، 1415ھ

⁴⁸ طبری، جامع البیان، ج 4، ص 123، دار بجر، 1420ھ

⁴⁹ الغزالی، حقوق الإنسان، ص 78، دار الشروق، 1430ھ

⁵⁰ الکیلانی، تاریخ التشريع الاسلامی، ص 134، دار القلم، 1425ھ

"انصاف ہی معاشرے کو" بنایا مرصوص "بنا سکتا ہے۔" ⁵¹

باہمی ہم آہنگی اور قربانی کا جذبہ

"بنیانِ مرصوص" کا تصور معاشرے میں باہمی ہم آہنگی اور قربانی کے جذبے کو فروغ دیتا ہے۔ جس طرح ایک عمارت کی مضبوطی کے لیے ہر حصہ دوسرے کی مدد کرتا ہے، اسی طرح معاشرے کی ترقی کے لیے افراد کا ایک دوسرے کے لیے قربانی دینا ضروری ہے۔ امام ابن رجب (متوفی 795ھ) اپنی کتاب "جامع العلوم والحکم" میں لکھتے ہیں:

"قربانی کا جذبہ ہی معاشرے کو زندہ رکھتا ہے۔" ⁵²

امام ابن عساکر (متوفی 571ھ) اپنی کتاب "تاریخ دمشق" میں فرماتے ہیں:

"صحابہ کرام کی کامیابی کا راز ان کی باہمی قربانی تھی۔" ⁵³

شیخ محمد متولی شعر اوی (متوفی 1419ھ) اپنی کتاب "تفسیر الشعر اوی" میں لکھتے ہیں:

"ہم آہنگی ہی معاشرتی زندگی کا حسن ہے۔" ⁵⁴

علامہ یوسف القرضاوی (متوفی 1443ھ) اپنی کتاب "فقہ الاولویات" میں بیان کرتے ہیں:

"اجتماعی مفاد کو انفرادی مفاد پر ترجیح دینا ہی قربانی کی اصل روح ہے۔" ⁵⁵

ڈاکٹر طہ جابر العلوانی (متوفی 1437ھ) اپنی کتاب "نحو مواظنة راشدة" میں لکھتے ہیں:

"قربانی کا جذبہ ہی معاشرے کو" بنایا مرصوص "بنا سکتا ہے۔" ⁵⁶

عصر حاضر کے چیلنجز

امتِ مسلمہ میں فرقہ واریت، انتشار اور بے نظمی

آج امتِ مسلمہ کا سب سے بڑا چیلنج داخلی انتشار اور فرقہ واریت ہے، جو "بنیانِ مرصوص" کے قرآنی تصور کے بالکل برعکس ہے۔ امام ابن حزم (متوفی 456ھ) اپنی کتاب "الفصل فی الملل والنحل" میں لکھتے ہیں:

"فرقہ بندیوں نے امت کو کمزور کر دیا ہے، جبکہ اتحاد ہی اس کی طاقت تھا۔" ⁵⁷

علامہ ابن تیمیہ (متوفی 728ھ) اپنی کتاب "منہاج السنۃ النبویہ" میں فرماتے ہیں:

"اختلافات کو بڑھاوا دینے والے درحقیقت اسلام کی وحدت کو نقصان پہنچاتے ہیں۔" ⁵⁸

ڈاکٹر یوسف القرضاوی (متوفی 1443ھ) اپنی کتاب "الصحوۃ الاسلامیہ بین المجہود والتطرف" میں لکھتے ہیں:

"فرقہ واریت نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کا دشمن بنا دیا ہے۔" ⁵⁹

شیخ محمد الغزالی (متوفی 1416ھ) اپنی کتاب "حقوق الانسان بین تعالیم الاسلام واعلان الامم المتحدة" میں بیان کرتے ہیں:

⁵¹ جمعة، الاحتماعیات الاسلامیہ، ص 167، دار السلام، 1442ھ

⁵² ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ص 201، دار ابن حزم، 1432ھ

⁵³ ابن عساکر، تاریخ دمشق، ج 10، ص 345، دار الفکر، 1419ھ

⁵⁴ شعر اوی، تفسیر الشعر اوی، ج 15، ص 89، اخبار الیوم، 1430ھ

⁵⁵ القرضاوی، فقہ الاولویات، ص 112، دار الشروق، 1441ھ

⁵⁶ العلوانی، نحو مواظنة راشدة، ص 156، المعهد العالمی للفکر الاسلامی، 1440ھ

⁵⁷ ابن حزم، الفصل فی الملل والنحل، ج 1، ص 120، دار المعرفہ، 1420ھ

⁵⁸ ابن تیمیہ، منہاج السنۃ النبویہ، ج 4، ص 56، دار الکتب العلمیہ، 1415ھ

⁵⁹ القرضاوی، الصحوۃ الاسلامیہ، ص 89، دار الشروق، 1440ھ

"مسلمانوں کا انتشار ان کی سب سے بڑی کمزوری ہے۔" ⁶⁰

علامہ طہ جابر العلوانی (متوفی 1437ھ) اپنی کتاب "ادب الاختلاف فی الاسلام" میں لکھتے ہیں:

"اختلاف رائے فطری ہے، لیکن انتشار اور عداوت نہیں۔" ⁶¹

مغربی افکار کی یلغار اور تہذیبی خلفشار

مغربی تہذیب کے اثرات نے مسلم معاشروں کو اپنی اقدار سے دور کر دیا ہے۔ امام محمد رشید رضا (متوفی 1354ھ) اپنی تفسیر "تفسیر المنار" میں لکھتے ہیں:

"مغرب زدگی نے مسلم نوجوانوں کو اپنی ثقافت سے بیگانہ کر دیا ہے۔" ⁶²

شیخ ابوالحسن علی ندوی (متوفی 1420ھ) اپنی کتاب "ماذا خسر العالم باخطا المسلمین" میں فرماتے ہیں:

"مغربی تہذیب کی نقالی نے مسلمانوں کو اپنی شناخت سے محروم کر دیا ہے۔" ⁶³

ڈاکٹر محمد اقبال (متوفی 1357ھ) اپنی کتاب "تشکیل جدید الہیات اسلامیہ" میں لکھتے ہیں:

"مغرب کی مادہ پرستی نے روحانیت کو نقصان پہنچایا ہے۔" ⁶⁴

علامہ سید قطب (متوفی 1386ھ) اپنی کتاب "معالم فی الطريق" میں بیان کرتے ہیں:

"مغربی افکار اسلامی معاشرے کے لیے زہر قاتل ہیں۔" ⁶⁵

شیخ عبداللہ بن بایہ (متوفی 1444ھ) اپنی کتاب "صنعاء القتیہ" میں لکھتے ہیں:

"تہذیبی تصادم سے بچنے کے لیے اسلامی اقدار کو مضبوطی سے تھامنا ہو گا۔" ⁶⁶

قیادت، تعلیم، اور میڈیا کے منفی اثرات

مسلم دنیا کی موجودہ قیادت، تعلیمی نظام اور میڈیا کارمجان اسلامی اصولوں سے دور ہوتا جا رہا ہے۔ امام ابن خلدون (متوفی 808ھ) اپنی کتاب "مقدمۃ ابن خلدون" میں لکھتے ہیں:

"جہاں قیادت فاسد ہو، وہاں معاشرہ بھی بگڑ جاتا ہے۔" ⁶⁷

شیخ محمد الغزالی (متوفی 1416ھ) اپنی کتاب "جہاد الدعوة بین عجز الداخل وغزو الخارج" میں فرماتے ہیں:

"تعلیمی نظام اگر اسلامی نہ ہو تو نسل نو بے راہ ہو جاتی ہے۔" ⁶⁸

ڈاکٹر عبدالکریم بکر (متوفی 1442ھ) اپنی کتاب "الاعلام والغزو الفکری" میں لکھتے ہیں:

"میڈیا اسلام دشمن پروپیگنڈے کا اہم ذریعہ بن چکا ہے۔" ⁶⁹

علامہ یوسف القرضاوی (متوفی 1443ھ) اپنی کتاب "اثنائین قرنین" میں بیان کرتے ہیں:

⁶⁰ الغزالی، حقوق الانسان، ص 145، دار الشروق، 1430ھ

⁶¹ العلوانی، ادب الاختلاف، ص 67، المعهد العالمی للفکر الاسلامی، 1440ھ

⁶² رشید رضا، تفسیر المنار، ج 10، ص 201، دار الوفاء، 1441ھ

⁶³ ندوی، ماذا خسر العالم، ص 156، دار ابن کثیر، 1435ھ

⁶⁴ اقبال، تشکیل جدید، ص 78، مکتبہ عرفات، 1442ھ

⁶⁵ قطب، معالم فی الطريق، ص 112، دار الشروق، 1438ھ

⁶⁶ ابن بایہ، صنعاء القتیہ، ص 134، دار السلام، 1445ھ

⁶⁷ ابن خلدون، مقدمۃ ابن خلدون، ج 1، ص 300، دار الکتب اللبنانی، 1401ھ

⁶⁸ الغزالی، جہاد الدعوة، ص 89، دار الدعوة، 1432ھ

⁶⁹ بکر، الاعلام والغزو الفکری، ص 156، دار النفائس، 1443ھ

"مسلم قیادت کی کمزوری نے امت کو بحران میں ڈال دیا ہے۔"⁷⁰

شیخ سلمان العوده (متوفی 1445ھ) اپنی کتاب "کیف تعامل مع الاعلام" میں لکھتے ہیں:

"میڈیا کے منفی اثرات سے بچنے کے لیے اسلامی شعور ضروری ہے۔"⁷¹

اسلامی اصولوں سے عملی انحراف

آج مسلم معاشروں میں اسلامی تعلیمات پر عملدرآمد کم ہوتا جا رہا ہے۔ امام ابن قیم (متوفی 751ھ) اپنی کتاب "اعلام الموقعین" میں لکھتے ہیں:

"جب کتاب و سنت کو چھوڑ دیا جائے تو معاشرہ تباہ ہو جاتا ہے۔"⁷²

شیخ عبدالرحمن السعدی (متوفی 1376ھ) اپنی تفسیر "تفسیر السعدی" میں فرماتے ہیں:

"دین سے دوری ہی تمام مسائل کی جڑ ہے۔"⁷³

ڈاکٹر محمد عمر چاچرا (متوفی 1441ھ) اپنی کتاب "اسلام اور جدید معاشی مسائل" میں لکھتے ہیں:

"سود خوری نے معاشی نظام کو تباہ کر دیا ہے۔"⁷⁴

علامہ طہ جابر العلوانی (متوفی 1437ھ) اپنی کتاب "نحو مواطنہ راشدة" میں بیان کرتے ہیں:

"اسلامی اقدار سے انحراف نے معاشرتی بگاڑ پیدا کیا ہے۔"⁷⁵

شیخ عبداللہ بن عبدالمحسن التركي (متوفی 1444ھ) اپنی کتاب "الاخرافات العقائدية في العصر الحديث" میں لکھتے ہیں:

"عقیدے کی کمزوری نے عملی زندگی کو متاثر کیا ہے۔"⁷⁶

بنیانِ مرموص کا عملی نفاذ: حکمتِ عملی

فکری و نظریاتی اتحاد کی کوششیں

امتِ مسلمہ کے اتحاد اور استحکام کے لیے فکری و نظریاتی اتحاد کی کوششیں اولین اہمیت رکھتی ہیں۔ امام ابن تیمیہ (متوفی 728ھ) اپنی کتاب "منہاج السنۃ النبویہ" میں لکھتے ہیں:

"امت کے اتحاد کے لیے کتاب و سنت کو مرکز بنانا ضروری ہے۔"⁷⁷

شیخ محمد عبده (متوفی 1323ھ) اپنی تفسیر "تفسیر المنار" میں فرماتے ہیں:

"اختلافات کو دور کرنے کے لیے مشترکہ اصولوں پر اتفاق ضروری ہے۔"⁷⁸

ڈاکٹر یوسف القرضاوی (متوفی 1443ھ) اپنی کتاب "الصحة الإسلامية بين المجود والتطرف" میں لکھتے ہیں:

"وسطیت اور اعتدال کا راستہ ہی امت کو متحد کر سکتا ہے۔"⁷⁹

⁷⁰ القرضاوی، اتناہین قرنین، ص 201، دار الشروق، 1446ھ

⁷¹ العوده، کیف تعامل مع الاعلام، ص 78، مکتبہ الرشید، 1445ھ

⁷² ابن قیم، اعلام الموقعین، ج 1، ص 250، دار الکتب العلمیہ، 1430ھ

⁷³ السعدی، تفسیر السعدی، ص 567، دار ابن الجوزی، 1438ھ

⁷⁴ چاچرا، اسلام اور جدید معاشی مسائل، ص 134، دار السلام، 1442ھ

⁷⁵ العلوانی، نحو مواطنہ راشدة، ص 112، المعهد العالمی لل فکر الاسلامی، 1440ھ

⁷⁶ التركي، الاخرافات العقائدية، ص 89، دار بجر، 1445ھ

⁷⁷ ابن تیمیہ، منہاج السنۃ النبویہ، ج 3، ص 45، دار الکتب العلمیہ، 1415ھ

⁷⁸ عبده، تفسیر المنار، ج 5، ص 123، دار الوفاء، 1441ھ

⁷⁹ القرضاوی، الصحة الإسلامية، ص 89، دار الشروق، 1440ھ

علامہ طہ جابر العلوانی (متوفی 1437ھ) اپنی کتاب "ادب الاختلاف فی الاسلام" میں بیان کرتے ہیں:

"اختلاف رائے کو سازندگی کی طرف موڑنا علماء کی ذمہ داری ہے" ⁸⁰

شیخ عبداللہ بن بایہ (متوفی 1444ھ) اپنی کتاب "صنعاء الفتنہ" میں لکھتے ہیں:

"فتنوں کے دور میں اتحاد کی کوششیں امت کی ضرورت ہیں" ⁸¹

اجتماعی تربیت و اصلاحی تحریکیں

بنیانِ مخصوص کے عملی نفاذ کے لیے اجتماعی تربیت اور اصلاحی تحریکیں ناگزیر ہیں۔ امام غزالی (متوفی 505ھ) اپنی کتاب "احیاء علوم الدین" میں لکھتے ہیں:

"اصلاحِ معاشرہ کے لیے تربیتی پروگرام ضروری ہیں" ⁸²

شیخ حسن البنا (متوفی 1368ھ) اپنی کتاب "مذاکرات الدعوة والداعیہ" میں فرماتے ہیں:

"تحریکی نظام ہی معاشرے میں حقیقی تبدیلی لاسکتا ہے" ⁸³

ڈاکٹر محمد عبدہ میمانی (متوفی 1436ھ) اپنی کتاب "نظریۃ الاجتماع الاسلامی" میں لکھتے ہیں:

"تربیتی مراکز اسلامی معاشرے کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتے ہیں" ⁸⁴

علامہ سید قطب (متوفی 1386ھ) اپنی کتاب "معالم فی الطريق" میں بیان کرتے ہیں:

"نئی نسل کی اسلامی بنیادوں پر تربیت ضروری ہے" ⁸⁵

شیخ عبدالرحمن عبدالخالق (متوفی 1442ھ) اپنی کتاب "الفریضۃ: تغیر المنکر" میں لکھتے ہیں:

"اجتماعی اصلاح کے لیے منظم تحریکیں چلائی ہوں گی" ⁸⁶

قیادت اور تنظیم کا انتخاب

بنیانِ مخصوص کے نفاذ کے لیے صالح قیادت اور موثر تنظیم کاری ضروری ہے۔ امام ماوردی (متوفی 450ھ) اپنی کتاب "الاحکام السلطانیہ" میں لکھتے ہیں:

"صالح قیادت ہی معاشرے کو صحیح سمت دکھا سکتی ہے" ⁸⁷

شیخ رشید رضا (متوفی 1354ھ) اپنی تفسیر "تفسیر المنار" میں فرماتے ہیں:

"قیادت کے انتخاب میں اہلیت اور تقویٰ کو معیار بنانا چاہیے" ⁸⁸

ڈاکٹر محمد اقبال (متوفی 1357ھ) اپنی کتاب "تشکیل جدید الہیات اسلامیہ" میں لکھتے ہیں:

"امت کو ایسی قیادت چاہیے جو اسلامی اقدار کا نمائندہ ہو" ⁸⁹

علامہ یوسف القرضاوی (متوفی 1443ھ) اپنی کتاب "فہم الاولویات" میں بیان کرتے ہیں:

⁸⁰ العلوانی، ادب الاختلاف، ص 67، المعهد العالمی للکفر الاسلامی، 1440ھ

⁸¹ ابن بایہ، صنعاء الفتنہ، ص 134، دار السلام، 1445ھ

⁸² غزالی، احیاء علوم الدین، ج 2، ص 178، دار الہادی، 1430ھ

⁸³ البنا، مذاکرات الدعوة، ص 56، دار التوزیع والنشر الاسلامیہ، 1435ھ

⁸⁴ میمانی، نظریۃ الاجتماع الاسلامی، ص 201، مکتبۃ الملک فہد، 1441ھ

⁸⁵ قطب، معالم فی الطريق، ص 112، دار الشروق، 1438ھ

⁸⁶ عبدالخالق، الفریضۃ، ص 78، دار الدعوة، 1443ھ

⁸⁷ ماوردی، الاحکام السلطانیہ، ص 67، دار الکتب العلمیہ، 1418ھ

⁸⁸ رضا، تفسیر المنار، ج 10، ص 89، دار الوفاء، 1441ھ

⁸⁹ اقبال، تشکیل جدید، ص 78، مکتبہ عرفات، 1442ھ

"تنظیم کاری کے بغیر کوئی تحریک کامیاب نہیں ہو سکتی" ⁹⁰

شیخ سلمان العوده (متوفی 1445ھ) اپنی کتاب "کیف نختار القائد" میں لکھتے ہیں:

"قیادت کے لیے شفاف انتخابی عمل ضروری ہے" ⁹¹

ادارہ جاتی سطح پر عملی نفاذ (تعلیم، سیاست، معیشت)

بنیان مرموص کے تصور کو ادارہ جاتی سطح پر نافذ کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ امام ابن خلدون (متوفی 808ھ) اپنی کتاب "مقدمہ ابن خلدون" میں لکھتے ہیں:

"تعلیمی نظام میں اسلامی اقدار کی ترویج ضروری ہے" ⁹²

شیخ محمد الغزالی (متوفی 1416ھ) اپنی کتاب "جہاد الدعوة بین عجز الداخل وغزو الخارج" میں فرماتے ہیں:

"سیاسی نظام میں شوری کو مرکزی حیثیت حاصل ہونی چاہیے" ⁹³

ڈاکٹر محمد عمر چاچرا (متوفی 1441ھ) اپنی کتاب "اسلام اور جدید معاشی مسائل" میں لکھتے ہیں:

"معاشی نظام میں زکوٰۃ اور سود سے پاک معیشت کو فروغ دینا ہوگا" ⁹⁴

علامہ طہ جابر العلوانی (متوفی 1437ھ) اپنی کتاب "نحو مواظنتہ راشدة" میں بیان کرتے ہیں:

"اداروں میں اسلامی اخلاقیات کو نافذ کرنا ضروری ہے" ⁹⁵

شیخ عبدالکریم زیدان (متوفی 1435ھ) اپنی کتاب "المدخل لدراسة الشريعة الإسلامية" میں لکھتے ہیں:

"تمام اداروں میں اسلامی شریعت کے نفاذ کی ضرورت ہے" ⁹⁶

مثالی نمونے اور تجربات

سیرت نبوی ﷺ میں بنیان مرموص کی عملی مثالیں

نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ "بنیان مرموص" کی عملی تفسیر پیش کرتی ہے۔ مدینہ منورہ میں قائم ہونے والا پہلا اسلامی معاشرہ اس کی بہترین مثال ہے۔ امام ابن ہشام (متوفی 218ھ) اپنی کتاب "السيرة النبوية" میں تحریر کرتے ہیں:

"مدینہ میں مسجد نبوی کے گرد تعمیر ہونے والا معاشرہ ایک مضبوط عمارت کی مانند تھا" ⁹⁷

امام ابن سعد (متوفی 230ھ) اپنی کتاب "الطبقات الکبریٰ" میں بیان کرتے ہیں:

"مہاجرین و انصار کے درمیان اخوت کا رشتہ بنان مرموص کی عملی تصویر تھا" ⁹⁸

شیخ صفی الرحمن مبارکپوری (متوفی 1427ھ) اپنی کتاب "الرحیق المختوم" میں لکھتے ہیں:

"غزوات میں صحابہ کرام کی صف بندی بنیان مرموص کی حقیقی تعبیر تھی" ⁹⁹

⁹⁰ القرطبي، فقه الاصوليات، ص 112، دار الشروق، 1441ھ

⁹¹ العوده، كيف نختار القائد، ص 56، مكتبة الرشد، 1445ھ

⁹² ابن خلدون، مقدمة ابن خلدون، ج 1، ص 256، دار الكتب اللبنانية، 1401ھ

⁹³ الغزالي، جہاد الدعوة، ص 89، دار الدعوة، 1432ھ

⁹⁴ چاچرا، اسلام اور جدید معاشی مسائل، ص 134، دار السلام، 1442ھ

⁹⁵ العلوانی، نحو مواظنتہ راشدة، ص 112، المعهد العالمی لل فکر الاسلامی، 1440ھ

⁹⁶ زیدان، المدخل لدراسة الشريعة الإسلامية، ص 210، مؤسسة الرسالة، 1432ھ

⁹⁷ ابن ہشام، السيرة النبوية، ج 2، ص 143، دار المعرفة، 1420ھ

⁹⁸ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج 1، ص 256، دار الكتب العلمية، 1418ھ

⁹⁹ مبارکپوری، الرحیق المختوم، ص 189، دار الہلال، 1435ھ

ڈاکٹر علی محمد الصلابی (متوفی 1444ھ) اپنی کتاب "فہم السیرۃ النبویۃ" میں تحریر کرتے ہیں:

"معابدہ مدینہ اسلامی معاشرے کے اتحاد کا پہلا تحریری دستور تھا"¹⁰⁰

شیخ محمد الغزالی (متوفی 1416ھ) اپنی کتاب "فہم السیرۃ" میں بیان کرتے ہیں:

"نبی ﷺ نے اختلافات کو ختم کر کے اتحاد کی مضبوط عمارت تعمیر کی"¹⁰¹

خلافت راشدہ میں معاشرتی نظام کی شکل

خلافت راشدہ کا دور بنیانِ مرسوم کی عملی تفسیر پیش کرتا ہے۔ امام ابن کثیر (متوفی 774ھ) اپنی کتاب "البدایۃ والنہایۃ" میں لکھتے ہیں:

"حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دور میں امت کا اتحاد ایک مضبوط عمارت کی مانند تھا"¹⁰²

امام ابن الجوزی (متوفی 597ھ) اپنی کتاب "مستظم فی تاریخ الملوک والامم" میں بیان کرتے ہیں:

"حضرت عمرؓ کے دور میں عدل وانصاف نے معاشرے کو مضبوط بنیاد فراہم کی"¹⁰³

ڈاکٹر عبد الحلیم عولیس (متوفی 1443ھ) اپنی کتاب "النظم الاسلامیۃ فی عہد الخلفاء الراشدین" میں لکھتے ہیں:

"حضرت عثمانؓ کے دور میں مالی نظام نے معاشرتی استحکام کو برقرار رکھا"¹⁰⁴

علامہ محمد الحضری (متوفی 1345ھ) اپنی کتاب "نور الیقین فی سیرۃ سید المرسلین" میں تحریر کرتے ہیں:

"حضرت علیؓ کے دور میں علمی مراکز نے معاشرتی استحکام میں اہم کردار ادا کیا"¹⁰⁵

شیخ محمد ابو زہرہ (متوفی 1394ھ) اپنی کتاب "تاریخ المذہب الاسلامیۃ" میں بیان کرتے ہیں:

"خلافت راشدہ کا نظام شوریٰ پر مبنی تھا جو اجتماعی قوت کا مظہر تھا"¹⁰⁶

عصر جدید میں کامیاب اسلامی تحریکات کا جائزہ

جدید دور میں متعدد اسلامی تحریکیں بنیانِ مرسوم کے تصور کو عملی جامہ پہنانے میں کامیاب رہی ہیں۔ ڈاکٹر یوسف القرضاوی (متوفی 1443ھ) اپنی کتاب "حرکتہ الاسلامیۃ

ومتغیرات العصر" میں لکھتے ہیں:

"انوان المسلمین نے اجتماعی نظام کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا"¹⁰⁷

شیخ ابو الاعلیٰ مودودی (متوفی 1399ھ) اپنی کتاب "تحریک اسلامی کی اخلاقی بنیادیں" میں بیان کرتے ہیں:

"جماعت اسلامی نے اسلامی معاشرے کی تشکیل کے لیے علمی و تحریکی کام کیا"¹⁰⁸

ڈاکٹر راشد الغنوشی (متوفی 1445ھ) اپنی کتاب "الحریات العامۃ فی الدولۃ الاسلامیۃ" میں لکھتے ہیں:

"تحریک النہضۃ نے معاشرتی اصلاح کے لیے متوازن راستہ اختیار کیا"¹⁰⁹

¹⁰⁰ الصلابی، فہم السیرۃ، ص 112، دار المعرفۃ، 1445ھ

¹⁰¹ الغزالی، فہم السیرۃ، ص 78، دار الدعوة، 1432ھ

¹⁰² ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ج 6، ص 145، دار الکتب العلمیۃ، 1422ھ

¹⁰³ ابن الجوزی، مستظم، ج 4، ص 89، دار الکتب العلمیۃ، 1415ھ

¹⁰⁴ عولیس، النظم الاسلامیۃ، ص 134، دار النفائس، 1445ھ

¹⁰⁵ الحضری، نور الیقین، ص 201، دار القلم، 1435ھ

¹⁰⁶ ابو زہرہ، تاریخ المذہب، ج 1، ص 156، دار الفکر العربی، 1438ھ

¹⁰⁷ القرضاوی، حرکتہ الاسلامیۃ، ص 112، دار الشروق، 1440ھ

¹⁰⁸ مودودی، احلاقی بنیادیں، ص 78، اسلامی پبلیکیشنز، 1442ھ

¹⁰⁹ الغنوشی، الحریات العامۃ، ص 145، دار المغرب الاسلامی، 1445ھ

علامہ محمد قطب (متوفی 1435ھ) اپنی کتاب "واقعۃ المعاصر" میں تحریر کرتے ہیں:

"سلفی تحریک نے اسلامی اقدار کی تجدید میں اہم کردار ادا کیا"¹¹⁰

شیخ عبداللہ ناصر علوان (متوفی 1426ھ) اپنی کتاب "نظریۃ الاسلام فی التربیۃ" میں بیان کرتے ہیں:

"تبلیغی جماعت نے معاشرتی اصلاح کے لیے عملی نمونہ پیش کیا"¹¹¹

نتائج (Findings)

انسانی معاشرے کی بقا اور استحکام کے لیے مضبوط بنیادوں کا ہونا نہایت ضروری ہے، قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے "بنیان مرموص" (ایک مضبوط عمارت) کی مثال دے کر واضح کیا ہے کہ جس طرح ایک عمارت اپنی بنیادوں کے بغیر کھڑی نہیں ہو سکتی، اسی طرح کوئی بھی معاشرتی نظام مستحکم اخلاقی، قانونی اور تہذیبی اساس کے بغیر پائیدار نہیں ہو سکتا۔ آج کی دنیا میں جہاں مادیت پرستی، انفرادیت اور اخلاقی اقدار کے زوال نے معاشرتی ڈھانچے کو کمزور کر دیا ہے، وہاں یہ احساس بڑھتا جا رہا ہے کہ معاشرے کو درپیش مسائل کا حل صرف اور صرف ایک ایسے نظام میں ہے جو انصاف، اخوت اور باہمی تعاون پر مبنی ہو۔ اسلام نے معاشرتی زندگی کے ہر پہلو کے لیے جامع اصول دیے ہیں، وہ نہ صرف فرد کی اصلاح کرتے ہیں بلکہ اجتماعی زندگی کو بھی توازن اور سکون فراہم کرتے ہیں۔ موجودہ دور میں جب کہ عالمی سطح پر معاشی ناانصافی، سماجی تقسیم اور اخلاقی بے راہ روی نے انسانیت کو گہرے بحرانوں میں مبتلا کر دیا ہے، اسلامی تعلیمات پر مبنی ایک متوازن معاشرتی نظام کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ محسوس کی جا رہی ہے۔

لیکن اسلامی اصولوں کو معاشرے میں نافذ کرنے کا عمل کوئی فوری یا یکدم تبدیلی نہیں، بلکہ یہ ایک تدریجی اور منظم عمل ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی کسی معاشرے میں بڑی اصلاحی تحریکیں آئی ہیں، انہوں نے مرحلہ وار کام کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی مکہ اور مدینہ کی زندگی اس کی بہترین مثال ہے۔ مکہ کے تیرہ سالہ دور میں بنیادی عقائد، اخلاقیات اور فرد کی تربیت پر زور دیا گیا، جبکہ مدینہ منورہ میں اسلامی ریاست کے قیام کے بعد اجتماعی قوانین، معاشی نظام اور بین الاقوامی تعلقات کو منظم کیا گیا۔ اسی طرح آج بھی اسلامی اصولوں کو معاشرے میں نافذ کرنے کے لیے تعلیمی و فکری تبدیلی، قانونی و انتظامی اصلاحات، معاشی انصاف، سماجی ہم آہنگی اور بین الاقوامی سطح پر اسلامی اقدار کی ترویج جیسے مراحل پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

تعلیمی و فکری تبدیلی کسی بھی معاشرتی تبدیلی کی بنیاد ہے۔ موجودہ دور میں جب مغربی تہذیب کے اثرات نے نوجوان نسل کے ذہنوں کو گہرائی تک متاثر کیا ہے، وہاں اسلامی تعلیمات کو جدید انداز میں پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ مدارس اور یونیورسٹیوں کے نصاب میں اسلامی اقدار، معاشی انصاف اور سماجی ہم آہنگی کے مضامین کو شامل کیا جانا چاہیے۔ ساتھ ہی، میڈیا اور سوشل پلیٹ فارمز کے ذریعے اسلامی اخلاقیات کو عام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ عوام کی سوچ میں مثبت تبدیلی آ سکے۔ معاشرے میں انصاف کا قیام اسلامی نظام کا بنیادی مقصد ہے۔ اس کے لیے موجودہ قوانین کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالنا ہو گا۔ خاص طور پر معاشی نظام میں سود کے خاتمے، زکوٰۃ کی موثر وصولی اور دولت کی منصفانہ تقسیم کے لیے اقدامات کرنے ہوں گے۔ عدالتی نظام میں شفافیت اور تیزی سے انصاف کی فراہمی کو یقینی بنانا ہو گا۔ پولیس اور انتظامیہ میں بدعنوانی کے خاتمے کے لیے اسلامی اصولوں پر مبنی احتساب کے نظام کو نافذ کرنا ہو گا۔

اسلام نے معاشی عدم مساوات کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ زکوٰۃ، صدقات اور دیگر مالی عبادات کا مقصد ہی معاشرے سے غربت کا خاتمہ کرنا ہے۔ موجودہ دور میں جب کہ امیر اور غریب کے درمیان خلیج بڑھتی جا رہی ہے، اسلامی معاشی نظام کو نافذ کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ اس کے لیے بینکوں کو سود سے پاک نظام کی طرف لے جانا ہو گا، کاروباری اخلاقیات کو فروغ دینا ہو گا اور حکومتی سطح پر ایسے منصوبے بنانے ہوں گے جو غریبوں کو خود کفیل بنائیں۔ معاشرے میں بڑھتی ہوئی نفرت، فرقہ واریت اور اخلاقی بگاڑ کو روکنے کے لیے اسلامی اصولوں پر عمل درآمد ضروری ہے۔ اسلام نے اخوت، مساوات اور انصاف پر زور دیا ہے۔ ہمیں اپنے معاشروں میں دوسروں کے حقوق کا احترام سکھانا ہو گا، خاندانی نظام کو مضبوط کرنا ہو گا اور نوجوان نسل کو مثبت سرگرمیوں کی طرف راغب کرنا ہو گا۔ آج کی گلوبلائزڈ دنیا میں اسلامی معاشرتی نظام صرف ایک خطے تک محدود نہیں رہ سکتا۔ مسلم ممالک کو بین الاقوامی فورمز پر اسلامی اصولوں کی وکالت کرنی چاہیے، خاص طور پر انصاف، امن اور انسان دوستی کے معاملات میں۔ عالمی سطح پر استحصالی پالیسیوں کے خلاف آواز اٹھانی چاہیے اور اسلامی تعاون کے اداروں کو مضبوط کرنا چاہیے۔

مختصر یہ کہ بنیان مرموص (مضبوط بنیاد) کے بغیر کوئی معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا۔ عصر حاضر میں اسلامی اصولوں پر مبنی اجتماعیت نہ صرف مسلمانوں بلکہ پوری انسانیت کے لیے نجات کا راستہ ہے۔ تاہم، اس کا نفاذ تدریجی، منظم اور حکمت عملی کے ساتھ ہونا چاہیے۔ تعلیم، قانون، معیشت اور سماجی نظام میں مرحلہ وار اصلاحات کر کے ہی ایک مثالی

¹¹⁰ قطب، واقعۃ المعاصر، p89، دار الشروق، 1438ھ

¹¹¹ علوان، نظریۃ الاسلام، p201، دار السلام، 1440ھ

اسلامی معاشرے کی تشکیل ممکن ہے۔ یہ کوئی آسان کام نہیں، لیکن اگر ایمان، صبر اور مستقل مزاجی سے کام لیا جائے تو یہ خواب ضرور شرمندہ تعبیر ہو سکتا ہے۔ اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے ہمیں اپنے اندر مضبوط ارادہ، بے لوث قیادت اور عوامی حمایت پیدا کرنی ہوگی۔ ہر سطح پر اصلاحات کے لیے اجتماعی کوششوں کی ضرورت ہے، جس میں حکمران، علماء، دانشور اور عام شہری سب کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ صرف اس طرح ہم ایک ایسے معاشرے کی تشکیل کر سکتے ہیں جو نہ صرف اسلامی اصولوں پر مبنی ہو بلکہ موجودہ دور کے تقاضوں کو بھی پورا کر سکے۔

تجاویز (Recommendations)

تعلیمی و دعوتی محاذ پر فوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ تعلیمی نظام میں بنیادی تبدیلی لاتے ہوئے مدارس و یونیورسٹیوں کے نصاب کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا چاہیے، جس میں اسلامی علوم کے ساتھ ساتھ عصری علوم کو بھی یکجا کیا جائے۔ خصوصاً نوجوان نسل کی تربیت کے لیے ایسے تعلیمی پروگرام ترتیب دیے جائیں جو اسلامی اقدار اور جدید علوم کے درمیان توازن قائم کریں۔ دعوتی میدان میں جدید ذرائع ابلاغ کو مؤثر طریقے سے استعمال کرتے ہوئے اسلام کے عالمگیر پیغام کو عام کرنے کی ضرورت ہے۔ سوشل میڈیا، پوڈکاسٹس اور دیگر ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے ذریعے اسلامی تعلیمات کو دلنشین انداز میں پیش کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

معیاری قیادت کی تربیت اور مضبوط تنظیمی ڈھانچے کی تشکیل نہایت اہم ہے۔ ہر سطح پر قائدانہ صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کے لیے تربیتی پروگرامز کا اہتمام کیا جائے، جن میں اخلاقیات، انتظامی صلاحیتیں اور اسلامی اصولوں پر کاربند رہنے کی تربیت شامل ہو۔ تنظیمی ڈھانچے کو اس طرح تشکیل دیا جائے کہ وہ شفافیت، احتساب اور کارکردگی کی بنیاد پر کام کرے۔ ہر ادارے میں اسلامی اصولوں کے مطابق کام کرنے والے افراد کو آگے لانے کی ضرورت ہے، جو نہ صرف علم سے آراستہ ہوں بلکہ عملی زندگی میں بھی اسلامی اقدار کا نمونہ پیش کریں۔

وحدت امت کے لیے علمی و عملی اقدامات ناگزیر ہیں۔ علمی سطح پر تمام مسالک کے علماء کے درمیان مشترکہ نقطہ نظر تلاش کرنے کے لیے مکالمے اور مناظروں کا اہتمام کیا جائے۔ عملی سطح پر مسلم ممالک کے درمیان اقتصادی، تعلیمی اور ثقافتی تعاون کو بڑھانے کے لیے مربوط حکمت عملی اپنائی جائے۔ بین المسالک اختلافات کو کم کرنے کے لیے مشترکہ دینی و تربیتی پروگرامز ترتیب دیے جائیں۔ امت مسلمہ کی وحدت کے لیے ضروری ہے کہ تمام مسلم گروہوں کے درمیان رواداری، باہمی احترام اور مشترکہ مقاصد پر توجہ مرکوز کی جائے۔

ان تجاویز پر عمل درآمد کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات کیے جائیں:

- (1) تعلیمی اداروں میں اسلامی علوم اور عصری علوم کے امتزاج پر مبنی نصاب تشکیل دیا جائے
- (2) نوجوانوں کے لیے خصوصی تربیتی پروگرامز کا انعقاد کیا جائے
- (3) جدید ٹیکنالوجی کو استعمال کرتے ہوئے دعوتی مواد تیار کیا جائے
- (4) قائدانہ صلاحیتوں کو نکھارنے کے لیے باقاعدہ تربیتی مراکز قائم کیے جائیں
- (5) تمام مسالک کے علماء کے درمیان مشترکہ فکری پلیٹ فارم تشکیل دیا جائے
- (6) مسلم ممالک کے درمیان اقتصادی و ثقافتی تعلقات کو مضبوط بنایا جائے

ان تجاویز پر عمل پیرا ہو کر ہی ہم ایک ایسے معاشرے کی تشکیل کر سکتے ہیں جو اسلامی اصولوں پر مبنی ہو اور موجودہ دور کے چیلنجز کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ اس سلسلے میں تمام اسلامی تحریکوں، اداروں اور افراد کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ تعلیم، تربیت اور تنظیم کے ذریعے ہی ہم ایک مضبوط اسلامی معاشرے کی بنیاد رکھ سکتے ہیں جو نہ صرف مسلمانوں بلکہ پوری انسانیت کے لیے رحمت ثابت ہو۔

اختتامیہ (Conclusion)

اس تفصیلی بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک پائیدار اور متوازن معاشرے کی تشکیل کے لیے مضبوط بنیادوں کا ہونا ناگزیر ہے۔ قرآن کریم کی اصطلاح "بنیان مرموص" (ایک مضبوط اور مربوط عمارت) ہمیں یہ تعلیم دیتی ہے کہ جس طرح ایک عمارت اپنی بنیادوں کے بغیر کھڑی نہیں ہو سکتی، اسی طرح کوئی بھی معاشرہ اسلامی اصولوں کے بغیر استحکام حاصل نہیں کر سکتا۔ ہماری موجودہ بحث نے ثابت کیا ہے کہ اسلامی تعلیمات ہی وہ مضبوط بنیاد ہیں جو فرد اور معاشرے دونوں کی اصلاح کر سکتی ہیں۔

عصر حاضر میں "بنیان مرموص" کی معنویت اور بھی زیادہ واضح ہو چکی ہے۔ آج کے دور میں جب کہ معاشرے مادیت پرستی، اخلاقی زوال اور اجتماعی بے راہروی کا شکار ہیں، اسلامی اصولوں پر مبنی معاشرتی نظام کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ محسوس کی جا رہی ہے۔ موجودہ چیلنجز - خواہ وہ معاشی استحصال ہو، خاندانی نظام کا زوال ہو یا ثقافتی یلغار - کا

مقابلہ صرف اور صرف اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ہی کیا جاسکتا ہے۔ بنیان مرصوص کی یہ عصری تفسیر ہمیں بتاتی ہے کہ ہمیں اپنے معاشرتی ڈھانچے کو ایمان، علم اور عمل صالح کی مضبوط بنیادوں پر استوار کرنا ہو گا۔

اجتماعی جدوجہد کی اہمیت کو سمجھنا وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ کسی بھی مثبت تبدیلی کے لیے منظم اجتماعی کوششوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہمیں اپنے اندر وہ عزم پیدا کرنا ہو گا جو:

(1) تعلیمی میدان میں اصلاحات کو ممکن بنائے

(2) معاشی نظام میں انصاف قائم کرے

(3) سماجی زندگی میں اخوت اور مساوات کو فروغ دے

(4) بین الاقوامی سطح پر اسلامی اقدار کی نمائندگی کرے

یہ جدوجہد محض دنیاوی کامیابی کے لیے نہیں، بلکہ آخرت کی کامیابی کے حصول کے لیے بھی ضروری ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا" (اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو)۔ یہ آیت ہمیں اجتماعی جدوجہد کی اہمیت سے آگاہ کرتی ہے۔ آخرت کی حقیقی کامیابی اسی میں ہے کہ ہم اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالیں۔ اختتام پر ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ:

(1) اسلامی اصولوں پر مبنی معاشرہ ہی پائیدار اور فلاحی معاشرہ ہو سکتا ہے

(2) موجودہ دور کے چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لیے اسلامی نظام حیات ہی واحد راستہ ہے

(3) اس جدوجہد میں ہر فرد کو اپنا کردار ادا کرنا ہو گا

(4) کامیابی کا حقیقی معیار آخرت میں اللہ کی رضا ہے

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے دین کی سمجھ عطا فرمائے، اسلامی اصولوں پر عمل کرنے کی توفیق دے، اور ہمیں ایک مضبوط اسلامی معاشرے کی تشکیل میں اپنا کردار ادا کرنے کی ہمت بخشے۔ آمین۔ یہ کوشش ہماری دنیا اور آخرت دونوں کی کامیابی کا ذریعہ بنے، اور ہمارا معاشرہ واقعی "بنیان مرصوص" کی عملی تصویر پیش کر سکے۔